2
ہندوستانی ثقافت

کیا آپ نے کبھی اس حیرت انگیز ترقی پر غور کیا ہے جو ہم نے انسان کی حیثیت سے زندگی کے مختلف میدانوں، خواہ وہ زبان، ادب، آرٹ اور فن تعمیر یا سائنس اور مذہب کے میدانوں میں کی ہے؟ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ یہ سب کیونکر ممکن ہو پایا۔ یہ اس لیے ممکن ہوا کہ ہمیں ہر چیز کے لیے نئے سرے سے شروعات نہیں کرنی پڑی بلکہ ہم نے گذشتہ نسلوں کے کام کو استعمال کیا اور ان کو آگے بڑھایا۔ ہمیں نئے لسانیاتی نظام کو بنانے اور اپنی خود کی رسم الخط تیار کرنے کے لیے پریشان نہیں ہونا پڑا۔ یہ ہمیں ورثہ میں ملا ہے اور آج ہم سماج کے ممبر کی حیثیت سے اس کا استعمال کرتے ہیں اور ہم نے اس میں اپنا اشتراک کر کے اور اضافہ کر کے اس کو اور زیادہ فروغ دیا اور یہ آگے آنے والی نسلوں کے لیے مزید ایک اثاثہ ہوگا۔ یہ ایک مسلسل اور کبھی نہ ختم ہونے والا عمل ہے۔ یہ انسان کے لیے وہ انوکھا اور بیش بہا سرمایہ ہے جسے ثقافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ثقافت، زندگی کا طریقہ ہے۔ ہم اور ہمارے خاندان کی ایک ثقافت ہے اور اسی طرح سے ہمارے خطہ اور ہمارے ملک کی بھی ایک ثقافت ہے۔ آپ کو ہندوستانی ثقافت کی انفرادیت اور اس کی امتیازی خصوصیات سے واقف ہونے کے بارے میں تجسس ہوگا۔ اس سبق میں ہم یہ واقفیت حاصل کریں گے کہ ہندوستانی ثقافت کیوں انفرادی ہے اور اس کی خصوصیات کیا ہیں۔

مقاصد

اس سبق کے مطالعہ کے بعد آپ:

- ہندوستانی ثقافت کی امتیازی خصوصیات کو بیان کرسکیں گے؛
- ہندوستانی ثقافت کے مرکزی نکات اور اس کے انفرادیت کی شناخت کرسکیں گے؛
- ہندوستانی ثقافت میں روحانیت کی اہمیت کو واضح کرسکیں گے؛

- رنگا رنگی کے نکات اور ان کے درمیان یگانگت کو اجاگر کرسکیں گے اور؛
- ہندوستانی ثقافت میں دوسری ثقافتوں کے اثر اور ان کے عناصر کو سمو لینے کے عمل کا پتہ لگا سکیں گے۔

نوٹس

2.1 ہندوستانی ثقافت کی خصوصیات

زندگی کی طرح ہندوستانی ثقافت کے بھی کئی رخ ہیں۔ اس میں کسی بھی انسان کے دانشورانہ اور سماجی پہلو شامل ہیں۔ اس میں جمالیاتی حِس کے ساتھ روحانی تحریکوں کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ درحقیقت، یہ کردار کی تشکیل کے لیے تحت الشعور کو بھی حرکت دیتی ہے۔

ہندوستان کے نقشے کو دیکھیے۔ آپ کو اندازہ ہوگا کہ اپنے طبعی اور سماجی ماحول میں بہت زیادہ تنوع (رنگا رنگی) کے ساتھ یہ ایک وسیع وعریض ملک ہے۔ ہم اپنے آس پاس لوگوں کو مختلف زبانیں بولتے، مختلف مذاہب پر عمل کرتے اور مختلف رسوم ورواج کو مناتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اس تنوع کو ان کے کھانے پینے اور پہناوے میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں رقص اور موسیقی کی لاتعداد اقسام بھی موجود ہیں، لیکن ان تمام نیرنگیوں اور رنگا رنگی کے باوجود ایک اتحاد، ایک ایسی یگانگت موجود ہے، جو جوڑنے والی قوت کے طور پر کام کرتا ہے۔ ہندوستان میں قوموں کے میل جول صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ مختلف نسلی گروہوں، طبقاتی پس منظر اور مذہبی ایقانات سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں آن کر بسے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہندوستانی ثقافت کا ملا جلا اور سیماب صفت کردار ان سبھی ثقافتی گروپوں کے برسوں پر پھیلے ہوئے بیش بہا اشتراک کا نتیجہ ہے۔ ہندوستانی ثقافت کی امتیازی خصوصیات اور اس کی انفرادیت سبھی ہندوستانی عوام کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔

2.1.1 تسلسل اور تبدیلی

دنیا کے مختلف ممالک اور خطوں میں بہت سی عظیم ثقافتوں کا فروغ ہوا ہے۔ ان میں سے کئی نیست و نابود ہوگئیں اور کچھ کی جگہ نئی ثقافتوں نے لے لی۔ تاہم ہندوستانی ثقافت کا ثابت قدم کردار رہا ہے۔ بڑے پیمانے پر تبدیلیوں اور اتار چڑھاؤ کے باوجود تسلسل کی نمایاں علامات کو ہندوستانی تاریخ میں آج بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

آپ نے ہڑپا تہذیب کے بارے میں پڑھا ہوگا جو برصغیر ہند میں 4500 سال سے بھی زیادہ پہلے پھلی پھولی تھی۔ ماہرین آثار قدیمہ کو ایسی شہادتیں ملی ہیں، جو دکھلاتی ہیں کہ ہڑپا تہذیب کے پھلنے پھولنے کے مرحلہ سے پہلے بھی یہاں ثقافتیں موجود تھیں۔ اس سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری ایک بہت قدیم اور طویل تاریخ ہے اور پھر یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے کہ آج کے ہندوستانی گاؤں کے گھر کا نمونہ ہڑپا دور

نوٹس

کے گھر سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے۔ ہڑپائی ثقافت کے کچھ پہلو آج بھی رائج ہیں۔ مثال کے طور پر دیوی ماں اور پشوپتی کی پوجا آج بھی کی جاتی ہے۔ اسی طرح سے ویدک، بودھ، جین اور دوسری بہت سی روایات پر آج بھی عمل کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف تبدیلیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ دہلی، ممبئی اور دوسرے میٹروپالیٹین شہروں میں کثیر منزلہ عمارتوں سے ظاہر ہے جو ہڑپائی دور کے گھروں کے برعکس ہیں جو صرف یک منزلہ ہوا کرتے تھے۔ یہاں اس نقطہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہماری تہذیب میں تسلسل اور تبدیلی ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ درحقیقت ہندوستانی ثقافت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تسلسل کے ساتھ یہ تبدیلی بھی ہوتی رہتی ہے جبکہ ہماری ثقافت کی اصل روح برقرار رہتی ہے۔ یہ دورِ جدید کے ساتھ متروک ہوجانے والے عناصر کو ترک کرتی رہتی ہے۔ ہماری طویل تاریخ میں نشیب و فراز کے دور آتے رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں تحریکوں کو نشو و نما ملی اور اصلاحات عمل میں آئیں۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں جین ازم اور بودھ ازم کے ذریعہ ویدک مذہب میں اصلاحی تحریکیں اور اٹھارویں اور انیسویں صدی کے جدید ہندوستان میں مذہبی اور سماجی بیداری اس کی کچھ مثالیں ہیں جب ہندوستانی نظریۂ فکر و عمل میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں، لیکن ہندوستانی ثقافت کے بنیادی فلسفہ کے آثار برقرار رہے اور آج بھی ہیں۔ اس سے ہماری ثقافت کا حرکی کردار ظاہر ہوتا ہے۔

2.1.2 رنگارنگی اور یگانگت

ہندوستان ثقافت نے گزشتہ تین ہزار برسوں میں دوسرے مذاہب اور ثقافتوں کے جذب پذیر حصوں کو وقتاً فوقتاً کامیابی کے ساتھ لیکن خاموشی سے اپنایا ہے اور ان کو اپنے اندر سمویا ہے۔

دنیا کی کچھ ہی ثقافتوں میں اتنی گونا گونی ہے جتنی کہ ہندوستانی ثقافت میں۔ آپ کے لیے شاید یہ حیرت کی بات ہوگی کہ کیرل کے لوگ کھانا پکانے کے لیے ناریل کے تیل کا استعمال کرتے ہیں جبکہ اتر پردیش کے لوگ سرسوں کے تیل میں کھانا بناتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کیرل ایک ساحلی ریاست ہے اور وہاں ناریل کی پیداوار بکثرت ہے جبکہ اتر پردیش میدانی علاقہ ہے جو سرسوں کی پیداوار کے لیے سازگار ہے۔ پنجاب کے بھنگڑا رقص اور تمل ناڈو کے پونگل ناچ یا آسام کے بیہو رقص کے درمیان کیا یکسانیت ہے؟ یہ سبھی رقص اچھی فصل کی کٹائی کے بعد منائے جاتے ہیں۔ کیا آپ نے ان مختلف زبانوں مثلاً بنگالی، تامل، اڑیا پر غور کیا ہے، جنھیں ہم بولتے ہیں؟ ہندوستان رقص اور موسیقی کی انواع اقسام شکلوں کا مسکن ہے، جنھیں ہم تہواروں اور سماجی تقریبات مثلاً بچے کی پیدائش کے موقع پر عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ہمارے ملک میں بڑی تعداد میں زبانیں اور بولیاں موجود ہیں جو انواع اقسام کے ادب کی موجودگی کا سبب ہے۔ دنیا کے آٹھ بڑے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں ہم آہنگ انداز میں رہتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان، دنیا کے کئی مذاہب کا مسکن ہے، جن میں جین ازم، بودھ ازم، سکھ ازم اور

نوٹس

ہندوازم شامل ہیں۔ فنِ تعمیر، فن مجسمہ سازی اور پینٹنگ کے لا تعداد اقسام کی نشو ونما یہیں ہوئی ہے۔ موسیقی اور رقص، لوک اور کلاسیکی کی کئی انداز نے اسی ملک میں جنم لیا ہے۔ اس کے علاوہ لا تعداد تہوار اور رسوم و رواج بھی موجود ہیں۔ یہ وسیع تنوع ہندوستانی ثقافت کو بہ یک وقت گونا گوں، ثروت منداورخوبصورت بناتا ہے۔ ہماری ثقافت میں اتنی رنگا رنگی کس وجہ سے ہے۔ ہمارے ملک کی وسعت اور اس کی طبعی اور موسمی خصوصیات میں فرق اس کی ایک واضح وجہ ہے۔

ہماری ثقافت میں تنوع کی ایک دوسری اہم وجہ مختلف نسلی گروہوں کی یکجائی ہے۔ دورِقدیم سے ہی دور اورقریب کے علاقوں سے لوگ یہاں آتے اور بستے رہے۔ مختلف نسلی گروہوں مثلاً ابتدائی آسٹریلیائی، حبشی اورمنگولیائی قبائل یہاں آ کر بسے اورمختلف قومیتی گروپ، مثال کے طور پر ایرانی، یونانی، کشان، شاکیہ، ہون، عرب، ترک، مغل، یوروپی بھی ہندوستان آئے، یہاں بسے اور مقامی آبادی کے ساتھ گھُل مل گئے۔ دوسری ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے ساتھ اپنی ثقافتی عادات واطوار، فکر و خیالات اورتصورات لائے اور یہاں موجود ثقافت میں خود کو ضم کرلیا۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ دوسری صدی قبل مسیح میں ہی سلے ہوئے کپڑے مثلاً شلوار، کرتا اور ٹوپی استعمال کیے جاتے تھے اوران سلے ہوئے کپڑوں کو کشان، شاکیہ اور پرتھین استعمال کرتے تھے۔ اس سے قبل ہندوستانی بغیر سلے کپڑے استعمال کرتے تھے۔ قمیضیں، پتلون اور اسکرٹ وغیرہ نئے اور جدید ملبوسات ہیں، جن کو یوروپی 18ویں صدی عیسوی میں اپنے ساتھ لے کر آئے۔ ہندوستان نے گذرتے ہوئے ادوار کے ساتھ اس حقیقت کو نمایاں کیا ہے کہ وہ تصورات کو اپنانے اور جذب کر لینے کی نمایاں صلاحیت رکھتا ہے اوراس عنصر نے ہماری ثقافت کو تنوع اور ثروت مندی عطا کی ہے۔

بیرونی ثقافتوں کے ساتھ رابطہ کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے درمیان ثقافتی تبادلہ بھی جاری رہتا ہے۔ لکھنؤ کا چکن کام، پنجاب کی پھلکاری کڑھائی، بنگال کی کانتھا کڑھائی اور اڑیسہ کا پٹولا امتیازی علاقائی اوصاف ہیں۔ گو کہ ہندوستان کے شمالی، جنوبی، مغربی اور مشرقی مراکز کی اپنی مخصوص ثقافتیں ہیں، لیکن یہ تنہا ہی پروان نہیں چڑھیں۔ ماڈی رکاوٹوں کے باوجود ہندوستانی تجارت، مذہبی یاتراؤں اور دوسری اغراض کے تحت ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصے تک سفر کرتے رہتے ہیں۔ بعض علاقے فتوحات اور اتحاد کے معاہدوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے جڑے۔ اس کے نتیجے میں ثقافتی عادات اور خیالات ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں منتقل ہوئے۔ فوجی مہمیں بھی لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر گئیں۔ اس سے تصورات کے تبادلے میں مدد ملی۔ اس طرح کے روابط ہندوستانی ثقافت میں یکسانیت کا سبب بنے جو ہماری پوری تاریخ میں برقرار رہی۔ ثقافتی اتحاد کا ایک دوسرا عنصر ہندوستان کی آب و ہوا ہے۔ جغرافیائی تنوع اور موسمی تضادات کے باوجود ہندوستان میں ایک موسمی یگانگت موجود ہے۔ مانسون کا نظام ہندوستان کے موسمی حالات کا ایک اہم عنصر ہے۔ مانسون کے یکساں نظام کی وجہ سے ہی زراعت ہندوستانی عوام کا

نوٹس

خاص پیشہ ہے۔ دوسری طرف طبعی خصوصیات میں فرق نے کھانے کی عادتوں، پہناوے، گھروں کی اقسام اور لوگوں کی معاشی سرگرمیوں پر اثر ڈالا جو سماجی، معاشی اور سیاسی رواجوں کے ڈھلنے کا سبب بنی۔ ان عناصر نے لوگوں کے انداز فکر اور فلاسفی پر اثر ڈالا۔ چنانچہ ہندوستان کی طبعی خصوصیات اور آب و ہوا میں تنوع مختلف علاقوں میں انواع اقسام کی ثقافتوں کی نشوونما کا سبب ہے۔ مختلف علاقوں کی مخصوص خصوصیات نے ان ثقافتوں پر اپنا کچھ نہ کچھ نشان چھوڑا ہے۔

ہماری ثقافت کی مخلوط نوعیت کا اظہار ہماری موسیقی، رقص کی اقسام، ڈرامہ اور فن کی شکلوں مثلاً پینٹنگ، مجسموں اور فنِ تعمیر سے ہوتا ہے۔ مختلف زبانوں میں ہمارا ادب بھی اس مخلوط نوعیت کی عکاسی کرتا ہے۔

کثرت میں وحدت کا اظہار سیاسی شکلوں سے بھی ہوتا ہے۔ اوائلی ویدک عہد کے دوران سماج چرواہا طرز کا تھا، یعنی لوگ چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے رہتے تھے، لیکن جب ان لوگوں نے کھیتی باڑی شروع کی تو وہ ایک جگہ بس گئے۔ مقیم زندگی کمیونٹی کے فروغ اور شہروں میں اضافہ کا سبب بنی جن کے لیے قوانین اور ضابطوں کی ضرورت پڑی۔ اس طرح سے سیاسی تنظیم وجود میں آئی۔ اس میں ''سبھائیں'' اور ''سمیتیاں'' بھی شامل تھیں۔ یہ سیاسی ادارے تھے جن کے ذریعہ لوگ نظم ونسق میں شرکت کرتے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ''راشٹر'' کے تصور کا جنم ہوا اور علاقہ کی ملکیت یا قبضہ طاقت کا نیا پیمانہ بن گیا۔ بعض جگہوں پر جمہوری ریاستیں وجود میں آئیں۔ ہندوستان میں چھٹی سے چوتھی قبل مسیح کا دور ''مہاجن پد'' کے عہد کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان بادشاہتوں میں بادشاہ کے زیادہ اختیارات ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد بڑی سلطنتیں وجود میں آئیں، جن میں شہنشاہ اختیار کل ہوا کرتا تھا۔ آپ نے قدیم راجاؤں اشوک، سمدرگپت اور ہرش وردھن کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ مغلوں نے بھی ہندوستان میں وسیع وعریض سلطنت قائم کی۔ انگریزوں نے اپنے قدم ہندوستان میں جمائے اور 1858 میں ہندوستان، برطانوی سلطنت کا ایک حصہ بن گیا۔ تاہم ایک طویل جدوجہد کے بعد 1947 میں ہم نے اپنی آزادی دوبارہ حاصل کرلی۔ آج ہم مقتدر اعلیٰ، سوشلسٹ، سیکولر، ڈیموکریٹک، ری پبلک ہیں اور پورے ملک کے لیے حکومت کا ایک یکساں نظام ہے۔

متن پر مبنی سوالات 2.1

1۔ اس ریاست کا نام بتایئے جہاں ''بھنگڑہ'' رقص کی ایک مقبول شکل ہے۔

2۔ آسام کے رقص کو کس نام سے جانا جاتا ہے؟

3۔ دوسری قبل مسیح کے آس پاس کرتا، شلوار، ٹوپی کو کون ہندوستان لایا تھا؟

4۔ ''پٹولہ'' کے لیے کون سا علاقہ مشہور ہے؟

نوٹس

2.1.3 سیکولر نظریہ

ہندوستانی ثقافت کا سیکولر کردار مختلف اور متنوع ثقافتی گروپوں سے تعلق رکھنے والی قوموں کے ایک طویل عرصہ تک میل جول کا نتیجہ ہے۔ اس میں گو کہ کبھی کبھار ٹکراؤ کی مثالیں تو سامنے آتی ہیں، لیکن لوگ صدیوں سے عام طور پر ایک دوسرے کے ساتھ پُر امن طور پر رہتے چلے آئے ہیں۔ ہندوستان کی عوامی ثقافتی روایات اس طرح کے ثقافتی امتزاج کی بہترین مثالیں ہیں، جس میں مختلف مذہبی گروپوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد یکجا ہے۔

آپ اس بات سے واقف ہوں گے کہ ہمارے ملک میں نظریات و خیالات اور عادات کی وسیع نوع موجود ہے اور اس تنوع میں کسی ایک مکتب فکر کا غلبہ ممکن نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں ہندو، مسلم، عیسائی، سکھ، بودھ، جینی، پارسی اور یہودی سبھی آباد ہیں۔ ہمارے آئین نے ہندوستان کو ایک سیکولر ملک قرار دیا ہے۔ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے مذہب کو اختیار کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ ریاست (ملک) کا اپنا کوئی مذہب، کوئی دھرم نہیں ہے اور ریاست سبھی مذاہب کو یکساں طور پر دیکھتی ہے۔ مذہب کی بنیاد پر کسی بھی فرد کے ساتھ فرق و امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ یہاں کے عوام بڑی حد تک وسیع نظریہ رکھتے ہیں اور ''جیو اور جینے دو'' کے تصور پر یقین رکھتے ہیں۔

آزادئ مذہب کے حق نے ہمارے نظام سیاست کی سیکولر نوعیت کو یقینی بنا دیا ہے۔ مغربی سیاق و سباق کے مطابق سیکولرازم کی شکل چرچ اور ریاست کے درمیان مکمل علاحدگی ہے، لیکن ہندوستان میں پیچیدہ سماجی ڈھانچہ کے مدنظر سیکولرازم کو اور زیادہ مثبت تصور کے طور پر اپنایا گیا ہے اور اس کا مقصد سبھی کے اور خاص طور سے اقلیتوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

2.1.4 عالمگیریت

باہم وجود کا تصور ملک کی جغرافیائی اور سیاسی سرحدوں تک ہی محدود نہیں ہوتا۔ ہندوستان کا ایک عالمگیر زاویۂ نگاہ ہے اور وہ پوری دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے پیغام کو فروغ دیتا رہتا ہے۔ ہندوستان نسل پرستی اور نوآبادکاری کے خلاف آواز بلند کرتا رہا ہے۔ اس نے دنیا میں طاقت کے بلاکوں کی تشکیل کے خلاف احتجاج کیا۔ درحقیقت ہندوستان ناوابستہ تحریک کے بانی ممبروں میں سے ایک ہے۔ ہندوستان دوسرے غیر ترقی پذیر ممالک کی ترقی سے وابستہ ہے۔ اس طرح ہندوستان عالمی برادری کے ایک حصہ کے طور پر اپنی ذمہ داریاں اور فرائض نبھا رہا ہے اور دنیا کی ترقی میں اپنا حصہ ادا کر رہا ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ برّصغیر ہند، سیاسی سرحدوں سے قطع نظر، صدیوں سے ایک ثقافتی اکائی ہے۔

نوٹس

2.1.5 مادہ پرستی اور روحانیت

ثقافت ایک نسل یا قوم کا ذہن و دماغ، مفادات، رویّے، خیالات ونظریات، فن، ہنروں اور تہذیب کے میدان میں روحانی نشوونما ہے۔

ہندوستان کو عام طور پر اور خاص طور سے مغرب میں ایک روحانی سرزمین کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تاہم قدیم ادوار سے لے کر آج تک کے ہندوستان کی تاریخ دکھلاتی ہے کہ یہاں مادّہ پرست اور غیر مادّہ پرست ثقافت کا فروغ ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ ہڑپائی تہذیب ایک شہری تہذیب تھی۔ اس میں ایک منظّم شہری منصوبہ بندی کی گئی تھی، جہاں راستے ایک دوسرے کو خطِ مستقیم پر قطع کرتے تھے۔ اس دور میں ریاضی، اوزان اور پیمائشوں کے بارے میں گہری معلومات موجود تھی۔ انھوں نے اپنے شہر سائنٹیفک انداز میں بسائے تھے اور ان میں پانی کی نکاسی کا مربوط نظام موجود تھا۔ ہڑپا دور کے لوگ بیرونی تجارت کیا کرتے تھے اور وہ سمندر پار سفر کرکے سمیری قوموں کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔

ہڑپائی عہد میں دوائیوں، سیاروں، ستاروں اور پیڑ پودوں سے متعلق بہترین کتابیں لکھی گئیں۔ ''زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔'' اور ''دنیا گول ہے'' جیسے نظریات کی دریافت پودوں کے تسلیم کرنے سے بہت پہلے ہندوستانیوں کے ذریعہ کی گئیں۔ اسی طرح سے ریاضیات، طب اور دوسری سائنسوں کے میدانوں میں قدیم دور میں ہندوستان کی کامیابیاں نمایاں ہیں۔ اس طرح کی معلومات کے حصول میں مذہبی یا دوسرے مکاتب فکر کی جانب سے کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی۔

فلسفیانہ اندازِ فکر میں بھی مفکرانہ سوچ بھی یہیں وجود میں آئی اور پروان چڑھی۔ آپ شاید واقف ہوں گے کہ جین ازم اور بودھ ازم خدا کے وجود کے بارے میں خاموش ہیں۔ یہ سب کچھ ہمیں کیا بتاتا ہے؟ بے شک ہندوستانی ثقافت مادیت پرست بھی ہے اور غیر مادیت پرست یا روحانی بھی ہے۔

ہندوستانی ثقافت اس کے عوام کی سادگی اور گہرائی کی منہ بولتی تصویر ہے۔

2.2 ثقافتی شناخت، مذہب، خطہ اور نسلیت

ہماری ثقافتی شناختیں مختلف عناصر مثلاً مذہب اور خطہ پر مبنی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہر ہندوستانی کی کثیر شناختیں ہیں۔ ان میں سے کون سی شناخت وقت کے مطابق ابھرتی ہے اور دوسری شناختوں پر محیط ہوجاتی ہے اس کا انحصار اس سیاسی، سماجی یا معاشی سیاق وسباق پر ہے، جس میں فرد اپنے آپ کو پاتا/پاتی ہے۔ چنانچہ ہر فرد اور دوسروں کے درمیان کچھ نہ کچھ مشترک ہوتا ہے، لیکن دوسرے پہلوؤں کے لحاظ سے وہ دوسرے سے کافی حد تک مختلف ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر عقیدے، عبادت کے انداز اور رسوم ورواج کے

علاوہ ان لوگوں کے درمیان بہت کم چیزیں مشترک ہوسکتی ہیں جو پورے ملک کے نقطۂ نظر سے ایک مخصوص عقیدہ پر یقین رکھتے ہوں۔ یہاں تک کہ عبادت کی شکلوں اور رسوم و رواج میں بھی فرقہ جاتی اور خطہ جاتی لحاظ سے فرق موجود ہیں۔

چنانچہ ثقافتی اعتبار سے نہ تو سبھی ہندو ایک جیسے ہیں اور نہ ہی سبھی مسلمان۔ تامل ناڈو کے برہمن، کشمیر کے برہمنوں سے قطعی مختلف ہیں۔ اسی طرح سے کیرل اور اتر پردیش کے مسلمان اپنی ثقافت کے کئی پہلوؤں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ خطہ جاتی شناختیں اور بھی زیادہ حقیقی ہوتی ہیں۔ مختلف مذاہب اور ذاتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی علاقائی ثقافتی خصوصیات مثلاً زبان، کھانے، لباس، اقدار اور عالمی معاملات کے بارے میں نظریہ بھی مشترک ہوسکتا ہے۔ بنگال میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو اپنے بنگالی ہونے پر فخر محسوس ہوتا ہے اور دوسری جگہوں پر ہندو، مسلمان اور عیسائی علاقائی ثقافت کے کئی پہلوؤں کو اپنائے ہوئے ہیں۔

اصولی طور پر مختلف مذہبی گروپ، مختلف مذہبی اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوؤں کے لیے وید اور شاستر، مسلمانوں کے لیے قرآن اور احادیث اور عیسائیوں کے لیے بائبل روحانی تحریک کا وسیلہ ہیں۔ تاہم رسوم و رواج کی ادائیگی اور طرزِ زندگی کی سطح پر مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں علاقائی طور پر کافی کچھ ملا جلا ہے۔

نسلی ثقافت قبائلی گروپوں کے درمیان کافی مستحکم ہے۔ مثال کے طور پر چھوٹی سی ریاست ناگا لینڈ ایک درجن سے زیادہ قبائل ہیں اور وہ اپنے لباس، لہجہ اور ایقانات (عقائد) کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چھتیس گڑھ کے بستر ضلع میں کئی گروپ ہیں، جو مختلف نسلی گروپوں سے تعلق رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

2.3 ثقافتی اثرات

جدید سیاق وسباق میں ہماری ثقافت پر تین طرح کے اثرات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں اور یہ ہیں مغربیت یا مغربی انداز، ابھرتے ہوئے قومی ثقافتی طرز اور عوامی ثقافت۔

آزادی سے قبل طبقۂ امرا اور سول سروس کے ممبروں نے کچھ مغربی انداز اپنائے۔ گذرتے ہوئے وقت کے ساتھ یہ اثر متوسط طبقہ اور محدود حد تک دیہاتوں تک پہنچا۔ دیہاتوں میں انگریزی میڈیم اسکولوں کے لیے بڑھتی ہوئی مانگ اس اثر کا ایک ثبوت ہے۔

جدوجہد آزادی کے دوران ایک نیا انداز معرض وجود میں آیا اور یہ قومی انداز بن گیا۔ مثال کے طور پر گاندھی ٹوپی اور کھادی اس وقت صرف ایک ظاہر داری اور ایک علامت ہوسکتی ہے، لیکن اس نے ملک کے اتحاد اور ثقافت کی یکسانیت میں ایک بڑا اشتراک کیا ہے۔

نوٹس

عوامی ثقافت جو ذرائع ترسیل و ابلاغ کی دین ہے، یکسانیت کا ایک اور عنصر ہے۔ اس میں فلموں کا زبردست اثر ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی تصورات اور رویّوں کو نئی شکل دی۔ ہمارے اوپر ان کا غلبہ ناقابلِ انکار ہے۔ جدید میڈیا نے ان مسائل پر توجہ دی جن کا تعلق روایتی اور عوامی دونوں طرح کے مفادات سے ہے۔

متن پر مبنی سوالات 2.2

1۔ اس طرح کے دو قوموں کی مثالیں دیجیے جو ہندوستان کے باہر سے آئے اور یہاں بس گئے۔

2۔ آب وہوا کا کون سا جزو ہندوستان کی یکسانیت کو ظاہر کرتا ہے؟

3۔ اس تمدن کا نام بتائیے، جس کے ساتھ ہڑپائی سمندر کے ذریعہ تجارت کرتے تھے۔

آپ نے کیا سیکھا

- ثقافت کا مفہوم بہت وسیع اور جامع ہے۔ اس کی وضاحت مکمل فاضلانہ رویّے کے میزان کل کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ یہ سماج میں رہنے والوں کے طرزِ زندگی کا ماحصل ہے۔
- ثقافت، علم، عقائد، فنون، اخلاق، قانون، رسوم و رواج اور سماج کے ممبروں کی حیثیت سے انسان کے ذریعہ اختیار کردہ کسی بھی طرح کی دوسری صلاحیتوں اور عادات پر مشتمل ہے۔
- ہندوستانی ثقافت اپنی مطابقت پذیری اور جامعیت کے سبب صدیوں سے برقرار ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستان ثقافت کی ایک اہم خصوصیت ہے اور اسی خصوصیت نے اس کو بے مثل بنایا ہے۔
- کئی صدیوں میں مختلف ثقافتوں کے امتزاج سے جو ثقافت ابھری، اسے آج ہندوستانی ثقافت کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔
- روحانیت اور اقدار پر مبنی طرزِ زندگی ہندوستانی ثقافت کا قلب ہے، لیکن یہ سائنٹیفک مزاج بھی رکھتی ہے۔

نوٹس

اختتامی سوالات

1۔ ثقافت کے مختلف اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟

2۔ ماڈی اور غیر ماڈی ثقافت کا مفہوم بتائیے۔

3۔ ہندوستانی ثقافت کے سیکولر کردار کی وضاحت کیجیے۔

4۔ ہندوستانی ثقافت کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

5۔ درج ذیل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے:

a۔ ہندوستان میں ثقافتی امتزاج

b۔ روحانیت

c۔ ہندوستانی ثقافت کی خصوصیت کے طور پر مطابقت پذیری

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

2.1

1۔ پنجاب

2۔ بیہو

3۔ کشان، شاکیہ اور پراتھین

4۔ اڑیسہ

2.2

1۔ کشان اور مغل

2۔ مانسون

3۔ سمیری